

1930 - دین حق کی تلاش کرنے والی کے شکوک شبہات

سوال

میں غیرمسلم عورت ہوں لیکن اسلام کا بہت زیادہ اہتمام کرتی ہوں بحث و تمحیث کے دوران میرے سامنے کچھ معلومات آئیں جنہوں نے مجھے حیرت زدہ کر دیا وہ معلومات کعبہ اور اسلام کی اصل کے بارے میں ہیں ۔
مجھے یہ کہا گیا ہے کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبہ سے سب بت ختم کر دیے ، لیکن ایک معین بت جس کا نام "الالہ" تھا ، میں نے یہ بھی پڑھا ہے کہ یہی وہ اسم ہے جس سے اللہ کا اسم مشتق ہے ، اور یہ الہ بت پرستی کے دور میں چاند کا الہ تھا جس کا نشان چاند ہے ، اور یہ کہ رمضان کا مہینہ چاند کے مدار کی تحدید کرتا ہے ۔

میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا اس طرح کا کوئی دین موجود تھا کہ نہیں ؟ اور کیا اسلام حقیقتاً اس بت پرستی کی عادت کے ساتھ ملتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اے حق کی متلاشی اور اسلام کا اہتمام کرنی والی سائل آپ کو خوش آمدید اہلاو سہلاو مرحبا ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ تجھے حق کو حق دکھائے اور اس کی اتباع و پیروی کرنے کی توفیق دے ، اور آپ کو شیطان اور اس کے شبہات اور دشمنان اسلام کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے ۔

آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ دین کی حقیقت کو جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے مصادر اصلیہ کی طرف رجوع کیا جائے اور ان کا مطالعہ کیا جائے ، اور دین اسلام کے مصادر اصلیہ ، اللہ تعالیٰ کی کلام قرآن مجید اور سنت نبویہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی ہے ۔

اور بعض اسلام کی بحث یا ریسرچ کرنے والے لوگ جس غلطی کا شکار ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اسلامی معلومات کو ان مصادر سے حاصل کرتے ہیں جو غیر ثقہ اور صحیح نہیں ہوتے ، یا پھر ان کی معلومات اسلام دشمن مقالہ نگاروں اور لالچی قسم کے مقالہ نگاروں کے مقالہ جات سے حاصل کی گئی ہوتی ہیں جو اسلام کے خلاف جھوٹ پھیلاتے ہیں تا کہ عام لوگ اسلام سے نفرت کرنے لگیں اور اس سے دور بھاگیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکیں ۔

اور آپ کا کعبہ اور ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے بارہ میں سوال بہت ہی عجیب و غریب ہے وہ یہ کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ سے سب بت توڑ دیے اور ایک بت باقی رکھا ، یہ ایک ایسی کلام ہے جو تاریخی حقائق کے بھی خلاف ہے اور اسے عقل بھی اصلاً تسلیم نہیں کرتی ۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبہ مشرفہ کی تعمیر کرنے والے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام ہی تھے تو وہ بتوں کو کیسے نکالتے ؟

اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بت ہو بھی کیسے سکتے تھے جس میں تعمیر کی نگرانی کرنے والے بھی وہ دونوں اور اسے کی تعمیر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوئی اور لوگوں کو بیت اللہ کے طواف اور حج کی دعوت بھی دی گئی جو کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی توحید کے لیے ہے ۔

بلکہ یہ بتوں کا سلسلہ تو بہت بعد کی پیداوار ہے جب کچھ عرب لوگوں نے جزیرہ عربیہ سے باہر کفار کے ممالک میں قدم رکھا اور کئی ایک سفر کیے تو انہوں نے وہاں سے اپنے ساتھ بتوں کو اٹھا کر جزیرہ عربیہ میں داخل کر کے کچھ کو کعبہ کے ارد گرد رکھا اور کچھ عرصہ بعد مشرکین نے ان میں کچھ بتوں کا اور بھی اضافہ کر دیا گیا حتیٰ کہ کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھ دیے گئے ۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو توحید کا سورج طلوع ہوا اور بت پرستی کا اندھیرا چھٹنا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو نیست نابود کیا اور انہیں شکست و ہزیمت سے دوچار کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت ان سب بتوں کو توڑ کر بیت اللہ کو ان سے پاک صاف کر دیا اور کعبہ پھر اپنی اسی حالت پر لوٹ آیا کہ اس میں توحید کا پرچار ہونے لگا اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جانے لگی جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا ۔

ذیل میں ہم آپ کے سامنے بیت اللہ کی تعمیر کا قصہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان کرتے ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب تو اس جگہ کو امن و سلامتی والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں پھلوں سے روزیاں عطا فرما ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا : میں کافروں کو بھی تھوڑا بہت فائدہ دوں گا پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا اور یہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے ۔

ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ

ہمارے پروردگار ! تو ہم سے قبول فرما توہی سننے والا جاننے والا ہے ۔

اے ہمارے رب ! ہمیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں بھی ایک ایسی جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادت سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما ، توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے ۔

اے ہمارے رب ! ان میں انہیں میں سے ایک ایسا رسول بھیج دے جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے ، انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے { البقرة (126 - 129) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

اور جبکہ ہم ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے گھر کو طواف ، قیام ، رکوع ، اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا ، اور لوگوں میں حج کی منادی کر دیں لوگ آپ کے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی وہ دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے الحج (26 - 27) ۔

کعبہ کی تعمیر کا قصہ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ اس طرح ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابراہیم اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہما السلام اور بیوی ہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ :

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجر اور دودھ پیتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں بیت اللہ کے قریب اور زمزم کے اوپر ایک بڑے سے درخت کے نیچے لا کر چھوڑا اور ان کے پاس ایک پانی کا مشکیزہ اور کھجروں کے تھیلی رکھی جبکہ ان دنوں مکہ میں کوئی بھی نہ تھا اور نہ ہی پانی کا نام و نشان تھا ۔

جب ابراہیم علیہ السلام جانے کے لیے واپس مڑے تو اسماعیل ان کے پیچھے گئیں اور کہنے لگی اے ابراہیم آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں جہاں پر نہ کوئی انسان اور نہ ہی کوئی چیز ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے کوئی توجہ نہ دی ہاجر علیہ السلام نے کئی بار ان سے یہ پوچھا اور جب ابراہیم علیہ السلام نے توجہ نہ دی تو وہ کہنے لگیں :

کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے ، ہاجر کہنے لگی پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا اور واپس اسماعیل علیہ السلام کے پاس آگئیں تو ابراہیم علیہ السلام چل پڑے اور جب گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگنے لگے :

اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس چھوڑا ہے ، اے

ہمارے رب تا کہ وہ نما زقائم کریں اور لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تا کہ وہ تیرے شکرگزار ہوں ۔

اسماعیل علیہ السلام کی والدہ بیٹے کودودھ پلاتی رہی اور خود وہ پانی اور کھجوریں کھاتی رہی حتی کہ وہ پانی کا مشکیزہ ختم ہو گیا اب وہ بھی پیاس سے نڈھال ہوئیں اور بچہ بھی بھوکا رہنے لگا تو ماں نے دیکھا کہ بیٹا لوٹ پوٹ ہونے لگا ہے تو اسے دیکھا نہ گیا اور وہ سب سے قریبی پہاڑی صفا پرچڑھ دوڑی اور اوپر جا کر دیکھنے لگی کہ آیا کوئی نظر آتا ہے ۔

جب وہاں کوئی نظر نہ آیا تو وہاں سے نیچے اتری اور ایک مشقت کرنے والے کی طرح اپنا ایک پلو اوپر اٹھایا اور دوڑنے لگیں حتی کہ وادی کی دوسری جانب آ کر مروہ پہاڑی چڑھ کر ادھر ادھر دیکھا کہ آیا کوئی شخص نظر آتا ہے جب وہاں بھی کوئی نظر نہ آیا تو پھر صفا پرچڑھ گئیں اور اس طرح سات چکر لگائے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفا مروہ کے درمیان یہ لوگوں کی سعی ہے اور جب ہاجر علیہا السلام نے مروہ پر دیکھا تو ایک آواز سنی تو اپنے آپ سے کہنے لگیں خاموش ، پھر غور سے سنا تو وہ آواز دوبارہ بھی سنائی دی تو وہ کہنے لگیں کہ

تم نے آواز سنی ہے اگر تمہارے پاس کوئی مدد کرنے والا ہے تو انہوں نے اچانک زمزم والی جگہ پر ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنے پریا ایڑی سے زمین کھودی اور وہاں سے پانی نکل آیا تو اسماعیلی کی والدہ اسے پھیلنے سے روکنے لگیں اور اس کے ارد گرد مٹی اکٹھی کرنے لگیں اور اس سے مشکیزہ بھرنا شروع کر دیا تو وہ جتنا بھی اس سے لیتیں پانی اور تیزی سے فوارہ کی طرح ابلنا شروع ہو جاتا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ ام اسماعیل علیہ السلام پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اسی طرح چھوڑ دیتی اور اس سے اپنے چلو نہ بھرتیں تو زمزم کا پانی ساری زمین پر پھیل جاتا ، راوی بیان کرتے ہیں کہ :

انہوں نے زمزم خود بھی پیا اور اپنے بیٹے کو بھی پلایا تو فرشتہ کہنے لگا ڈرو نہیں تم ضائع نہیں ہو گے ، یقیناً یہ بچہ اور اس کا باپ اس جگہ پر بیت اللہ کی تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے اہل عیال کو ضائع نہیں کریں گے ، اور بیت اللہ زمین سے اونچا تھا سیلاب اس کی دائیں اور بائیں جانب سے گزر جاتا تھا ۔

اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ اسی حالت میں رہے اور کچھ مدت بعد وہاں سے جرہم قبیلہ کے لوگوں کا گزر ہوا اور انہوں نے مکہ کی نشیبی جانب پڑاؤ کیا اور وہاں پر ایک پرندہ دیکھا جو کہ فضا میں چکر لگا رہا تھا وہ آپس میں کہنے لگے یہ پرندہ تو پانی پر چکر لگاتا ہے اور اتنی مدت ہو گئی ہم یہاں سے گزرتے ہیں اور اس وادی میں پانی نہیں

ہے

لہذا انہوں نے ایک یا دو شخص روانہ کیے کہ وہ معاملہ کی خبر لائیں تو انہوں نے وہاں پانی دیکھا تو وہ وہاں آئے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو پانی کے پاس موجود پایا وہ آ کر کہنے لگے کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم یہاں پر پڑاؤ کر لیں تو انہوں نے اجازت دی اور کہنے لگیں کہ پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا ، انہوں نے اس پر اتفاق کر لیا کہ ٹھیک ہے پانی پر ہمارا کوئی حق نہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ جو کہ ایک مدت سے اکیلی رہ رہی تھی انسانوں سے الفت پیدا ہو چکی تھی وہ پالی جرہم قبیلہ نے وہاں پر پڑاؤ کیا اور اپنے گھر والوں کو بھی بلا لیا تو وہ بھی وہیں ان کے ساتھ رہنے لگے حتیٰ کہ وہ اکٹھے رہنے لگے اور اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور ان سے عربی زبان بھی سیکھ لی ، جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو قبیلہ جرہم کو بہت اچھے لگنے لگے اس طرح انہوں نے اپنے قبیلہ کی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی

اس کے بعد اسماعیل علیہ السلام کی والدہ فوت ہو گئیں اور اسماعیل علیہ السلام کی شادی کر لینے کے بعد ابراہیم علیہ السلام اپنے ان چھوڑے ہوئے اہل و عیال کا پتہ کرنے کے لیے آئے ---

پھر اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام دوبارہ مکہ آئے تو زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس اسماعیل علیہ السلام اپنی کمان صحیح کر رہے تھے جب انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو جس طرح باپ بیٹے اور بیٹا باپ کو ملتا ہے ملے پھر ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو کہنے لگے :

اے اسماعیل مجھے میرے رب نے ایک حکم دیا ہے جواب میں اسماعیل علیہ السلام کہنے لگے آپ کے رب نے جو حکم دیا ہے اسے پر عمل کریں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کیا تو بھی اس میں میرا تعاون کرے گا اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا میں بھی آپ کا مکمل تعاون کروں گا ۔

ابراہیم علیہ السلام نے اونچی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم یہاں پر بیت اللہ تعمیر کریں ، راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھائیں اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑاتے اور ابراہیم علیہ السلام اس کی تعمیر کرتے حتیٰ کہ دیواریں جب اونچی ہو گئیں تو یہ پتھر لایا گیا اور ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر دیواریں بناتے اور اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑتے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کرتے جارہے تھے :

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ دیواریں بناتے گئے اور بیت اللہ کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے : اے ہمارے رب ہمارا یہ عمل قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3113) ۔

توکعبہ مشرفہ کی تعمیر کے حقیقی تاریخی قصہ کے بیان کے بعد ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں :

یہ کہ اللہ تعالیٰ کا اسم بت کے نام سے مشتق ہے ، یہ تو بہت ہی عجیب اور بہت ہی انکار والی چیز ہے کہ اس خالق و عزیز و جبار اور باری کا نام کس طرح ایک مخلوق اور بت جو کہ نہ کوئی نفع اور نہ ہی نقصان دے سکتا ہے مشتق ہوسکتا ہے ؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو اپنے معبود بنا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیئے گئے ہیں یہ تو اپنی جان کے نفع اور نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ ہی وہ دوبارہ جی اٹھنے کے مالک ہیں الفرقان (3) ۔

اور ایک دوسرے مقام میں کچھ اس طرح فرمایا :

تم تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو ، سنو ! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے العنکبوت (17) ۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد اور قوم کا بتوں کی عبادت پر انکار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان ! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے جو نہ سنیں نہ دیکھیں ؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں مریم (42) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{ انہیں ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بھی سنادیں ، جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو ؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں ، آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں ؟

یا تمہیں نفع و نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں ؟ انہوں نے کہا بلکہ ہم تو اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھتے رہے آپ نے فرمایا جنہیں تم پوج رہے ہو کیا ان کی تمہیں کچھ خبر بھی ہے ؟

تم اور تمہارے پہلے باپ دادا وہ سب میرے دشمن ہیں ، سوائے اس اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کو پالنے والا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری راہنمائی بھی فرماتا ہے { الشعراء (69 - 78) -

اور ابراہیم علیہ السلام کے بتوں کے توڑنے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

{ ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان معبودوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں ؟ تمہیں کیا ہوگا کہ بات تک نہیں کرتے ہو ؟

پھر وہ پوری قوت کے ساتھ دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑے ، وہ بت پرست دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں تم خود ہی تراشتے ہو ، حالانکہ تمہیں تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اسے آگ میں ڈال دو { الصافات (92 - 96)

تو اس طرح اس سب کچھ کے بعد یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس ایک بت چھوڑ دیا جس سے اللہ تعالیٰ کا نام مشتق ہے ؟ اے سوال کرنے والی صاحبہ آپ کو علم ہے کہ اللہ کا معنی کیا ہے اور یہ نام کس سے مشتق ہے ؟

لفظ جلالت (اللہ) فعل اَلہ یا لہ مألوه سے مشتق ہے اور یہ فعل اپنے اندر محبت اور عبادت کا معنی رکھتا ہے کہ عبادت کے ساتھ محبت کی جائے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ وہ معبود ہے جس کے ساتھ مومنوں کے دلوں میں محبت ہے تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے اور اس کا ڈرو خوف رکھتے ہیں اور اپنی امیدیں بھی اسی سے وابستہ رکھتے ہیں -

اور آپ کا آخری سوال جس میں آپ نے یہ کہا کہ کیا اسلام بت پرستی اور ستاروں کی عبادت سے تعلق رکھتا ہے تو یہ بہت ہی زیادہ تعجب کی بات ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا ، بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ اسلام تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی دعوت لے کر آیا اور اس کی بت پرستی سے جنگ ہے حتیٰ کہ وہ اسے ختم کر کے دم لے گا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کا بت پرستی سے تعلق ہو ؟

ہو سکتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید میں ہدھد کا قصہ پڑھا ہو جو کہ ایک توحید پرست تھا جس نے اپنے رب کو پہچانا اور ستاروں کی عبادت کا انکار کیا اور سلیمان علیہ السلام کو ملکہ یمن کے بارہ میں بتایا جسے اللہ تعالیٰ نے نقل کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{ میں سب کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں ، میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس تخت بھی بڑی عظمت والا ہے ۔

میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ، شیطان نے ان کے کام انہیں مزین کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے تو وہ ہدایت پر نہیں آتے ۔

کہ اسی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے ، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے { النمل (22-26) ۔

اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کی سورج چاند اور ستاروں کی عبادت کے انکار کا قصہ بھی قرآن مجید نے سورۃ الانعام میں بیان کیا ہے ۔

اور رہا مسئلہ رمضان المبارک کے روزے کا چاند کے ساتھ تعلق اور ارتباط ، تو یہ اس لیے نہیں کہ ہم چاند کی عبادت کرتے ہیں لیکن روزے اس لیے رکھتے ہیں کہ چاند کے رب اور مالک نے چاند کو ہمارے لیے عبادت کرنے کے اوقات اور معاملات کے لیے میقات بنایا ہے

ہم رمضان المبارک کا چاند اس لیے تلاش کرتے ہیں کہ ہم اس مہینہ میں اللہ وحدہ لا شریک کے لیے روزے رکھ سکیں اور اس کے بعد والے مہینہ کا چاند اس لیے دیکھتے ہیں کہ اس سالانہ عبادت کے اختتام کا علم ہوسکے اور اسی طرح ہم ایام حج اور دوسری عبادات میں کرتے ہیں ۔

امید ہے کہ ہم نے جو کچھ آپ کے سامنے بیان کیا ہے اس سے آپ کے ذہن میں پیدا ہونے والے اشکال جاتے رہے ہوں گے اور تاریکی زائل ہو چکی ہوگی اور غموض کی وضاحت ہوگئی ہوگی ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے یہ معاملہ کوئی ہنسی مذاق نہیں بلکہ ایک سیریس اور حقیقی مسئلہ ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں تودین اسلام ہی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے راضی ہوتا ہے اور دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول بھی نہیں فرماتا ۔

تو آپ دین حق اور ہدایت شریعت پر آجائیں اور اس پر عمل کریں اور آپ کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی پیروی و اتباع کریں ، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کی ساتھ ہے ان کی مدد و تعاون فرماتا ہے ۔

واللہ اعلم ۔